۴۔ بنیادی حقوق - حصّہ ۱

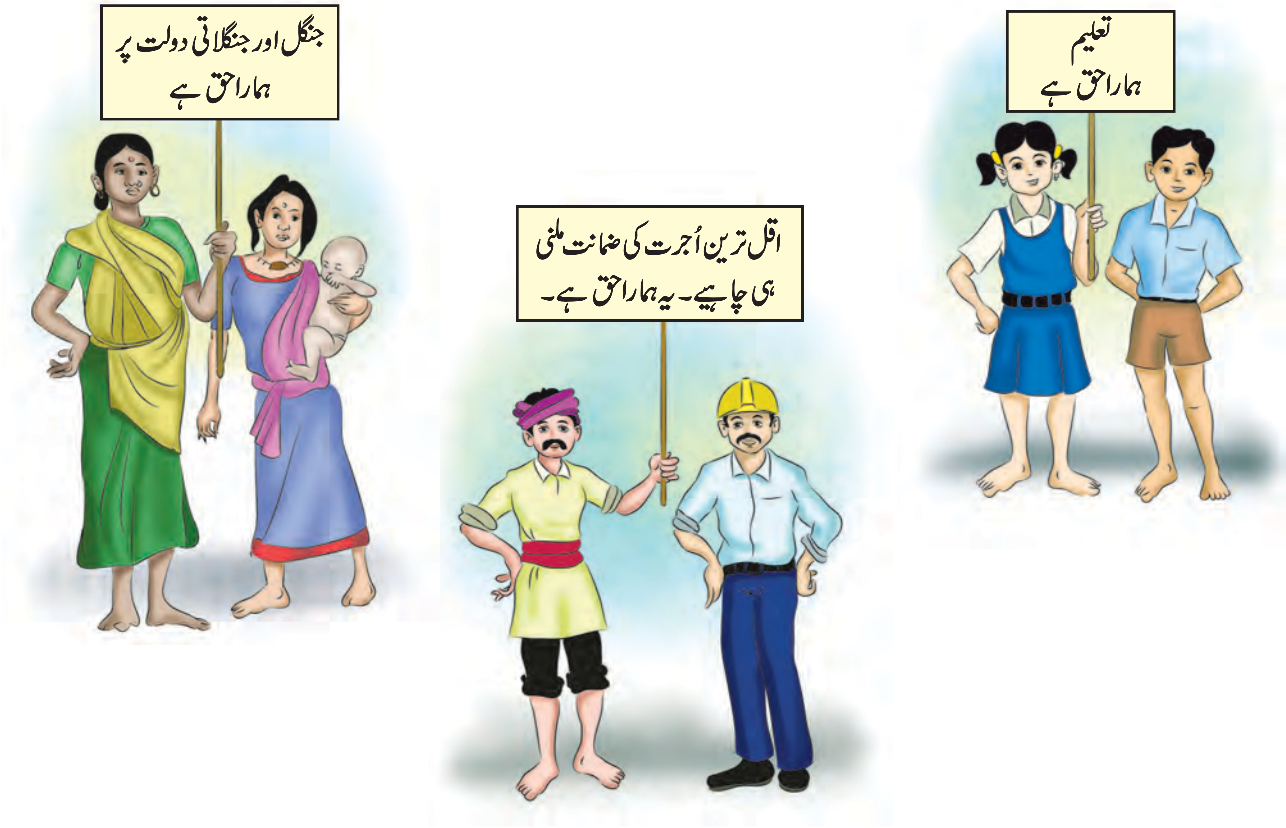

آیئے تلاش کریں۔

آپ بچوں کے حقوق کے بارے میں جانتے ہی ہیں۔ کیا آپ ان کے دو اہم حقوق بتا سکتے ہیں؟

- ہم خواتین کے حقوق، ادی واسیوں کے حقوق، کسانوں کے حقوق جیسے الفاظ سے بھی واقف ہیں۔ ان حقوق کے بارے میں ہم سب کے سامنے کچھ سوال پیدا ہوتے ہیں۔
- حقوق کا استعمال کیا ہوتا ہے؟ یہ حقوق کون دیتا ہے؟
- کیا حقوق ختم کیے جاسکتے ہیں؟
- اگر ایسا ہوا تو اس کے خلاف کہاں سے انصاف حاصل کیا جاسکتا ہے؟

اخبارات میں یا دیگر مقامات پر آپ نے اس طرح کی تختیاں دیکھی ہوں گی۔ کسی مورچے میں کچھ مطالبات کیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہمارے حقوق ہیں۔

ہمیں پیدائشی طور پر حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ پیدا ہونے والے ہر بچے کو زندہ رہنے کا حق ہوتا ہے۔ پورا سماج اور حکومت اس کی اچھی صحت کے لیے کوشش کرتی ہے۔ انسان تبھی اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کو فروغ دے سکتا ہے جب ناانصافی، استحصال، تفریق اور محرومی سے اسے محفوظ رکھا جائے۔

خود کی اور پورے سماج کی ترقی کے لیے سازگار ماحول اور کچھ مطالبات کرنا اور ان کو حاصل کرنے کے لیے اصرار کرنے سے مراد حق مانگنا ہے۔ ہمارے دستور نے سازگار ماحول تیار کرنے کے لیے بھارت کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دیے

ہیں۔ یہ حقوق بنیادی حقوق کہلاتے ہیں۔ دستور میں درج ہونے کی وجہ سے ان حقوق کو قانون کا درجہ حاصل ہے۔ ان حقوق کی پابندی سب پر لازم ہے۔

تصوّر کیجیے اور لکھیے:

کتا، بلی، گائے، بھینس اور بکری جیسے جانور پالتو ہوتے ہیں۔ لوگ ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

اگر یہ جانور بول سکتے تو یہ لوگوں سے کون سے حقوق مانگتے؟

دستور میں درج ہمارے حقوق : ہمارے دستور میں بھارتی شہریوں کے حقوق درج ہیں۔ آیئے دیکھیں یہ حقوق کون سے ہیں۔

مُساوات کا حق : مساوات کے حق کے مطابق حکومت اپنے شہریوں سے اعلیٰ و ادنیٰ، اونچ نیچ، مرد و زن جیسی تفریق نہیں کرسکتی۔ قانون سب کے لیے یکساں ہوتا ہے۔ بہت سے قانون ایسے ہیں جو ہمیں تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً بغیر تفتیش کیے ہمیں گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا تحفظ فراہم کرتے وقت بھی حکومت تفریق نہیں کرسکتی۔

آیئے بحث کریں۔

تمام لوگوں کو قانون کے مطابق یکساں ماننے اور انھیں یکساں تحفظ فراہم کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں؟

مساوات کے حق میں کون کون سی باتیں شامل ہیں ؟

سرکاری ملازمت دیتے ہوئے حکومت شہریوں کے ساتھ ذات، مذہب، جنس اور جائے پیدائش وغیرہ کی بنیاد پر تفریق نہیں کرسکتی۔ ہمارے ملک میں قانون سازی کے ذریعے چھوت چھات کی صدیوں پرانی روایت کو ختم کیا گیا ہے۔ چھوت چھات کو جرم مانا جاتا ہے۔ بھارتی سماج میں مساوات پیدا کرنے کے لیے اس غیرانسانی روایت کو ختم کیا گیا ہے۔ لوگوں میں اعلیٰ اور ادنیٰ کی تمیز کرنے والے خطابات پر دستور نے پابندی عائد کردی ہے مثلاً راجا، مہاراجا، رائے بہادر، خان بہادر وغیرہ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حکومت شہریوں کو عدم مساوات پر مبنی سماج کو تقسیم کرنے والے اور لوگوں میں تفریق کرنے والے خطابات نہیں دے سکتی لیکن مختلف شعبوں میں قابلِ فخر کارنامے انجام دینے والے شہریوں کو پدم شری، پدم بھوشن، پدم وِبھوشن جیسے اعزازات سے نواز سکتی ہے۔ بھارت رتن ہمارے ملک کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز ہے۔

دفاعی فوج میں کارناموں کے لیے پرم ویر چکر، اشوک چکر، شوریہ چکر جیسے اعزازات دیے جاتے ہیں۔

ان اعزازات کی وجہ سے اعزاز یافتہ شہریوں کو کوئی خصوصی اختیارات یا حقوق نہیں ملتے بلکہ ان کے کارناموں کو ان اعزازات کے ذریعے سراہا جاتا ہے۔

آزادی کا حق :

ہمارے دستور کے ذریعے دیا گیا یہ سب سے اہم حق ہے۔ جو شہریوں کے لیے لازمی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ بحیثیت شہری ہمیں ...

- تقریر اور اظہار کی آزادی حاصل ہے۔
- پُرامن طریقے سے جمع ہونے اور اجلاس منعقد کرنے کی آزادی حاصل ہے۔
- اِدارے اور تنظیمیں قائم کرنے کی آزادی حاصل ہے۔
- بھارت کے کسی بھی علاقے میں آمد و رفت کی آزادی حاصل ہے۔
- بھارت کے کسی بھی علاقے میں کاروبار کرنے کی آزادی حاصل ہے۔
- اپنی پسند کا کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہے۔

آئیے کرکے دیکھیں۔

الف، ب اور ج کے کیے ہوئے کچھ کام ذیل میں دیے ہوئے ہیں۔ مندرجہ بالا آزادی کے حقوق کی کن اقسام سے آپ انھیں جوڑیں گے؟ بتائیے۔

'الف' نے ادی واسیوں کے مسائل حل کرنے کے لیے 'ادی واسی تعاون منچ' قائم کیا۔

'ب' نے اپنے والد کی بیکری کے کاروبار کو گوا سے مہاراشٹر لانے کا فیصلہ کیا۔

'ج' نے حکومت کی ٹیکس سے متعلق نئی پالیسیوں میں خامیوں سے آگاہ کروایا۔ اس تعلق سے اس نے ایک مضمون لکھ کر اخبار کو روانہ کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہمارے دستور نے ہمیں بہت سے حقوق دیے ہیں لیکن ہم ان حقوق کا استعمال غیر ذمہ دارانہ طریقے سے نہیں کرسکتے۔ اپنے حقوق کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس سے دوسروں کا نقصان نہ ہو۔ ہمیں بولنے کا حق حاصل ہے لیکن ہم اشتعال پھیلانے والی تحریر یا تقریر نہیں کرسکتے۔

دستور نے ہمیں آزادی کے حق کے نام پر صرف گھومنے پھرنے یا بولنے اور لکھنے کا ہی حق نہیں دیا بلکہ ہم محفوظ رہیں اس بات کے لیے تحفظ بھی فراہم کیا ہے۔ قانون کا یہ تحفظ یکساں طور پر سب کو دیا گیا ہے۔ مثلاً ہمیں زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ سطحی طور پر یہ بات آسان لگتی ہے لیکن اس میں گہرا مفہوم پوشیدہ ہے۔ اس سے مراد زندہ رہنے کی ضمانت ملنا اور زندہ رہنے کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی ہے۔ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی جان نہیں لے سکتا۔ بغیر کسی جائز وجہ کے کسی بھی شخص کو گرفتار یا نظر بند نہیں رکھا جاسکتا۔ آزادی کے حق میں اب تعلیم کے حق کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ ۶ سے ۱۴ سال کی عمر کے سبھی لڑکے لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔ اس حق کی وجہ سے کوئی بھی تعلیم سے محروم نہیں رہ سکتا۔

آئیے، غور کریں۔

جان نہ لینے کے حق کے تحت کچھ ذیلی حقوق بھی آتے ہیں جیسے کسی شخص کو ایک ہی جرم میں دو مرتبہ سزا نہیں دی جاسکتی۔ کسی بھی شخص کو سزا دینے سے پہلے اس پر لگائے ہوئے الزامات کو ثابت کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام عدالت کرتی ہے۔ الزام سے متعلق ثبوت جمع کرنا اور عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کا کام پولیس کرتی ہے۔ ''میں نے جرم کیا ہے۔'' بولنے والے شخص کو فوراً سزا نہیں ہوجاتی۔ اس شخص پر لگے الزامات کو بھی ثابت کرنا پڑتا ہے۔ اس عدالتی عمل میں وقت لگتا ہے لیکن کسی بے گناہ شخص کو سزا نہ ہونے دینے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے۔

استحصال کی مخالفت کا حق :

استحصال روکنے کے لیے استحصال کا شکار نہ ہونے دینے اور اپنا استحصال نہ ہونے دینے کا حق یعنی استحصال کی مخالفت کا حق۔ دستور نے جہاں ایک طرف استحصال کی مخالفت کے حق کے ذریعے استحصال کی تمام شکلوں پر پابندی عائد کی ہے وہیں دوسری جانب بچوں کا استحصال روکنے کے لیے خصوصی قانون بنائے ہیں۔ اس قانون کے مطابق ۱۴ برس سے کم عمر کے بچوں کو خطرے کی جگہ پر کام کروانے سے منع کیا گیا ہے۔ کارخانوں اور کانوں جیسے مقامات پر بچوں سے کام لینے پر بھی پابندی عائد ہے۔ بندھوا مزدوری یا کسی شخص کی مرضی کے خلاف اس سے سخت کام لینا، کسی شخص سے اپنے غلام جیسا سلوک کرنا، اسے مناسب اُجرت نہ دینا، اس سے سخت محنت لینا، اسے فاقہ کروانا یا اس پر زبردستی کرنا استحصال کی مختلف شکلیں ہیں۔ استحصال عام طور پر خواتین، بچوں، سماج کے کمزور طبقات اور بے اختیار و بے بس

لوگوں کا ہوتا ہے۔ استحصال کسی بھی قسم کا ہو، شہریوں کو اس کے خلاف اُٹھ کھڑا ہونے کا حق حاصل ہے۔

آیئے بحث کریں!

استحصال کو روکنے اور ہر شخص کو اپنی آزادی سے فائدہ اُٹھانے کے لیے حکومت نے قانون بنائے ہیں۔ یہاں کچھ قوانین کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایسے مزید قوانین کون سے ہیں؟ تلاش کر کے ان پر بحث کیجیے۔

- اقل ترین اُجرت کا قانون - کارخانوں میں کام کے اوقات، آرام کا وقفہ وغیرہ کے تعلق سے قانون۔
- خواتین کو گھریلو تشدد کے خلاف تحفّظ فراہم کرنے والا قانون۔

آیئے بحث کریں!

- یہاں بچہ مزدور کام نہیں کرتے۔
- یہاں مزدوروں کو روز اُجرت دی جاتی ہے۔

ہم کئی دکانوں میں ایسی تختیاں دیکھتے ہیں۔ ان تختیوں اور دستور میں درج حقوق میں کیا تعلق ہے؟

ہم نے بھارت کے دستور میں دیے ہوئے مساوات، آزادی اور استحصال کی مخالفت کے حقوق کا مطالعہ کیا ہے۔ اگلے سبق میں ہم مزید کچھ اہم حقوق کا مطالعہ کریں گے۔

6B6C82

مشق

(۱) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے:

۱۔ بنیادی حقوق سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مختلف شعبوں میں قابلِ فخر کارنامے انجام دینے والے افراد یا شہریوں کو حکومت کی جانب سے کون سے اعزازات سے نوازا جاتا ہے؟

۳۔ چودہ برس سے کم عمر کے بچوں سے خطرے کی جگہ پر کام کروانے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

۴۔ دستور نے بھارت کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق کیوں دیے ہیں؟

(۲) 'آزادی کا حق' اس موضوع پر ایک تصویری البم تیار کیجیے۔

(۳) مندرجہ ذیل جملے صحیح کر کے دوبارہ لکھیے:

۱۔ کسی بھی شخص کو پیدائشی طور پر حقوق حاصل نہیں ہوتے۔

۲۔ سرکاری ملازمت میں حکومت آپ کے ساتھ مذہب، ذات، جنس اور جائے پیدائش کی بنیاد پر تفریق کرتے ہوئے ملازمت دینے سے انکار کر سکتی ہے۔

(۴) مندرجہ ذیل تصوّراتی خاکے کو مکمل کیجیے:

آزادی کا حق

- تقریر کی آزادی
- [ ]
- [ ]
- نقل و حرکت کی آزادی
- [ ]
- کاروبار کی آزادی

سرگرمی:

۱۔ حق معلومات، حق تعلیم جیسے کچھ اہم حقوق سے متعلق اخبارات میں شائع خبروں کا ذخیرہ کیجیے۔

۲۔ آپ کے نزدیک کسی زیرِ تعمیر عمارت میں اگر بچہ مزدور کام کرتے ہوئے پائے جائیں تو ان سے اور ان کے والدین سے بات چیت کر کے ان کے مسائل جاننے کی کوشش کیجیے اور اس مسئلے کو اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

***